پانچویں فصل

دین کا مذاق اڑانے اور اس کی حرمتوں کی توہین کرنے کا حکم

دین کا مذاق اڑانے سے آدمی اسلام سے مرتد ہو جاتا ہے اور دین سے بالکلیہ خارج ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۞ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾

کہہ دیجئے کہ اللہ، اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لیے رہ گئے ہیں؟ تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔[التوبۃ: ۶۵-۶۶]

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مذاق اڑانا کفر ہے، رسول کا مذاق اڑانا کفر ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ لہٰذا جس نے ان امور میں سے کسی ایک کا مذاق اڑایا وہ مذکورہ بالا تمام امور کا مذاق واستہزا کرنے والا سمجھا جائے گا۔ ان منافقوں کے ساتھ جو معاملہ پیش آیا تھا وہ یہی تھا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کا مذاق اڑایا تھا جس کی وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

شعائر دین میں سے کسی ایک کا مذاق اڑانے والا لازمی طور پر باقی شعائر کا بھی مذاق اڑاتا ہے، جو لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اس کو چھوڑ کر مردوں کو پکارنے کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، جب انہیں توحید کا حکم دیا جاتا ہے اور شرک سے روکا جاتا ہے تو اس کی توہین کرتے ہیں اور مذاق اڑاتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُواً أَهَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولاً ۞ إِن كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَن صَبَرْنَا عَلَيْهَا﴾

اور تمہیں جب کبھی دیکھتے ہیں تو تم سے مسخرا پن کرنے لگتے ہیں کہ کیا یہی وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ (وہ تو ہماری ہمت ہے کہ) ہم اس پر جمے رہے ورنہ اس نے تو ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔[الفرقان: ۴۱-۴۲]

چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں شرک سے منع فرمایا تو وہ رسول کریم ﷺ کا مذاق اڑانے لگے، اور یہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آ رہا ہے کہ جب بھی انبیاے کرام نے توحید کی دعوت دی، تو مشرکین نے ان کی عیب جوئی کی اور انہیں بے وقوف، گمراہ اور پاگل کے القاب سے نوازا اس لیے کہ ان کے دلوں میں شرک کی عظمت بیٹھی ہوئی ہے۔ اسی طرح جو لوگ ان مشرکوں کے مشابہ ہیں ان کے اندر بھی یہی چیز پائی جاتی ہے کہ جب وہ توحید کی دعوت دینے والے کو دیکھتے ہیں تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں، کیونکہ ان کے دلوں میں بھی شرک کی محبت گھر کر چکی ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ﴾

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں، جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیئے۔ [البقرۃ:۱۶۵]

لہٰذا جو شخص کسی مخلوق سے اسی طرح محبت کرتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ سے محبت کرنی چاہیے تو وہ مشرک ہے، نیز اللہ کی خاطر محبت، اور اللہ کی محبت کے ساتھ دوسروں کی محبت کے درمیان فرق کرنا ضروری ہے، (اللہ کی خاطر محبت کرنا مطلوب ہے اور اللہ کی محبت جیسی دوسروں سے محبت کرنا شرک ہے)۔ یہ لوگ جنہوں نے قبروں کو بت بنالیا ہے انہیں دیکھو گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عبادت کا تو مذاق اڑاتے ہیں، اور جنہیں اللہ کو چھوڑ کر سفارشی بنا رکھا ہے ان کی تعظیم کرتے ہیں، ان میں سے ایک شخص اللہ کے نام کی جھوٹی قسم تو کھا سکتا ہے، لیکن اپنے شیخ کے نام کی جھوٹی قسم کھانے کی جرأت نہیں کرتا۔ متعدد گروہوں کے بہت سے لوگوں کو آپ دیکھیں گے کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس کا اپنے شیخ سے فریاد کرنا - چاہے وہ اس کی قبر کے پاس ہو یا اس کی قبر کے علاوہ کسی اور جگہ پر ہو - اس کے نزدیک مسجد میں وقتِ سحر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے سے زیادہ مفید و کارآمد ہے۔ اور جو اس کے راستہ سے ہٹ کر توحید کا راستہ اختیار کرتا ہے اس کا مذاق اڑاتے ہیں، ان میں سے زیادہ تر لوگ مسجدوں کو ویران رکھتے ہیں اور مزاروں کو آباد کرتے ہیں۔ یہ ساری چیزیں کیا صرف اس لیے نہیں ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ، اس کی آیات اور اس کے رسول کا استہزا و توہین کرتے ہیں اور شرک کی تعظیم کرتے ہیں۔ (مجموع الفتاوی ۱۵/ ۴۸-۴۹).

آج قبر پرستوں کے اندر یہ چیزیں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔

استہزا کی دو قسمیں ہیں:

❶-**استہزا صریح**: یعنی کھلا ہوا مذاق جیسے ان لوگوں کا مذاق جن کے بارے میں آیت کریمہ نازل ہوئی، انہوں نے کہا تھا کہ: ہم نے اپنے ان قاریوں کے مانند شکم دار (پیٹو) جھوٹ بولنے والے اور جنگ کے وقت بزدل نہیں دیکھے۔ یا اسی کے مثل مذاق اڑانے والوں کے دیگر جملے، مثلاً بعض کا یہ کہنا کہ: تمہارا یہ دین پانچواں (نیا) مذہب ہے، یا کسی کا یہ کہنا کہ: تمہارا دین جھوٹا دین ہے۔ اسی طرح نیکی کا حکم دینے والوں اور برائیوں سے روکنے والوں کو دیکھ کر بعض کا ازراہِ مذاق یہ کہنا کہ تمہارے پاس دین والے آ گئے، اس طرح کے دیگر بہت سے جملے جنہیں بمشکل ہی شمار کیا جاسکتا ہے، جو ان لوگوں کے قول سے کہیں بڑھ کر ہوتے ہیں جن کے بارے میں آیت کریمہ نازل ہوئی۔

❷-**استہزا غیر صریح** :

غیر صریح مذاق وہ سمندر ہے جس کا کوئی ساحل نہیں، جیسے آنکھ سے اشارہ کرنا، زبان کا نکالنا، ہونٹ کا پھیلانا، تلاوتِ کلام پاک یا حدیثِ رسول ﷺ کے پڑھے جانے کے وقت یا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے وقت ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کرنا۔ (مجموعۃ التوحید النجدیۃ ص ۴۰۹).

اسی استہزا و مذاق کے زمرہ میں بعض لوگوں کا یہ قول بھی آتا ہے کہ: ''اسلام بیسویں صدی کے لیے موزوں نہیں ہے- یہ صرف قرون وسطیٰ کے لیے مناسب تھا''-''اسلام پسماندہ اور رجعت پسند مذہب ہے''-''حدود وتعزیرات کے معاملہ میں اس کے اندر سنگ دلی و بربریت ہے''-''طلاق اور تعددِ زوجات کو جائز قرار دے کر اسلام نے عورتوں کے حقوق کے ساتھ ظلم سے کام لیا ہے''۔ اسی طرح ان کا یہ کہنا کہ: ''خود ساختہ قوانین کے ذریعہ فیصلہ کرنا لوگوں کے لیے اسلامی قانون کے مطابق فیصلہ کرنے سے بہتر ہے''۔ اسی طرح توحید کی دعوت دینے والے اور قبروں ومزاروں کی پوجا سے روکنے والے کے بارے میں یہ کہنا کہ: ''وہ انتہا پسند ہے اور مسلمانوں کے شیرازہ کو منتشر کرنا چاہتا ہے''۔ یا ''یہ وہابی ہے یا پانچویں مذہب والا ہے''۔ اس طرح کے دیگر اقوال جو سب کے سب دین اور اہلِ دین کے لیے سب وشتم

اور صحیح عقیدہ کا استہزا و مذاق ہیں۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

اسی قبیل سے رسول ﷺ کی سنتوں میں سے کسی سنت کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنے والے کا مذاق اڑانا بھی ہے، چنانچہ وہ سنت کے مطابق داڑھی رکھنے والوں کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتے ہیں کہ: "بال بڑھانے میں دین نہیں ہے"۔ اور اس طرح کے دیگر قبیح الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

(مترجم: عطاء الرحمٰن ضیاء اللہ)*

*atazia75@gmail.com